السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب جنازہ قبرستان کی طرف لے جایا جارہا ہو تو اس وقت اجتماعی طور پر بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ ہے کہ جب آپ جنازے کے ساتھ تشریف لے جاتے تو آپ سے نہ کلمہ طیبہ کا ورد سنا جاتا نہ قرآن مجید کی تلاوت اور نہ ہی کچھ اور۔ ہمارے علم کے مطابق تو یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جنازہ کے ساتھ اجتماعی طور پر کلمہ طیبہ پڑھنے کا حکم نہیں دیا بلکہ آپ سے تو یہ مروی ہے:

(لا تتبع الجنازہ بصوت ولا نار) (سنن ابی داود' الجنائز' باب فی اتباع المیت بالنار' ح: 3171)

''جنازہ کے ساتھ آواز بلند ہو نہ جنازہ کے ساتھ آگے کو لے جایا جائے۔''

''قیس بن عباد فرماتے ہیں (جو اکابر تابعین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے) کہ ''حضرت صحابہ کرام جنازے، ذکر اور جنگ کے وقت آواز پست رکھنا مستحب سمجھتے تھے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنازہ کے ساتھ آواز کو بلند کرنا خواہ وہ قراءت کی صورت میں ہو، ذکر کی صورت میں یا کسی اور صورت میں، مستحب نہیں ہے، ائمہ اربعہ کا بھی یہی مذہب ہے اور صحابہ وتابعین و سلف سے بھی یہی منقول ہے، کسی نے اس مسئلہ میں مخالفت بھی نہیں کی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ حدیث وآثار کا علم جاننے والوں کو اس بات پر اتفاق ہے کہ خیر القرون میں اس کا کوئی رواج نہ تھا۔

اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ بلند آواز سے جنازوں کے ساتھ کلمہ طیبہ یا کلمہ شہادت پڑھنا ایک قبیح بدعت ہے، اسی طرح اس موقع پر لوگوں کا یہ کہنا کہ ''بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھو یا اللہ کا ذکر کرو یا قصیدہ بردہ وغیرہ پڑھو، یہ سب بدعت ہے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ]

کتاب الجنائز: ج 2 صفحہ 78

[محدث فتویٰ]